مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جون/2025ء

وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ

اور جب (مختلف) نفوس جمع کئے جائیں گے۔

(التکویر آیت8)

اس شمارہ میں خاص

عبادات پر سوشل میڈیا کے اثرات

سوشل میڈیا کی افادیت

Youth and Social Media Oppurtunity or a deadly trap

مجلس اطفال الاحمدیہ بھونیشور اُڈیشہ کی طرف سے ہفتہ اطفال کے کامیاب انعقاد کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک کی طرف سے سمر کیمپ کا کامیاب انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد تیلنگانہ World Water Day پر مفت پانی تقسیم کرتے ہوئے

مجلس اطفال الاحمدیہ کاناڈایر ناکلم کی طرف سے سپورٹس میٹ کے انعقاد کی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد اُڈیشہ کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

مجلس اطفال الاحمدیہ یادگیر کرناٹک کی طرف سے یوم والدین کے انعقاد کی ایک تصویر

ناصر آباد کشمیر کے اطفال کے لئے منعقدہ فری میڈیکل چیک کی چند تصاویر

ماہنامہ از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ	3
کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 28/فروری 2025ء	5
عبادات پر سوشل میڈیا کے اثرات	8
سوشل میڈیا کی افادیت	11
مومن لغویات سے پرہیز کرتا ہے	13
گوشۂ ادب	15
بنیادی مسائل کے جوابات	16
فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ	18
Diary Dose	19
بزم اطفال	22
Health & Fitness	23
ملکی رپورٹس	26
سائنس کی دنیا	27
Fighting Fake News and Digital Deception	30
Islamic Teachings for the Social Media Age	
Fake News and misguidance on Social Media	33
Guidance in the light of Islamic Teachings	
Youth and Social Media Opportunity or a deadly Trap	36
Summary of the Friday Sermon	40

جون 2025ء

ذوالحجّہ، محرم 47/1446ہجری قمری

احسان 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نایک

نائب ایڈیٹر

فواد احمد ناصر، احسان علی او کے

مصور احمد مسرور

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،

سید گلستان عارف

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 220روپیہ، بیرون ملک:: 50 1 $

قیمت فی پرچہ: 20روپیہ

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

دنیا تیزی سے بدل چکی ہے۔ اب خیالات، نظریات، رجحانات اور عقائد کی تشکیل کا سب سے تیز ذریعہ قلم اور کتاب نہیں، بلکہ موبائل اسکرین، سوشل میڈیا فیڈز اور ڈیجیٹل ویڈیوز بن چکے ہیں۔ یہ وہ میدان ہے جہاں روزانہ کروڑوں ذہنوں کو مخصوص سمت دی جاتی ہے، ان کے احساسات کو چھیڑا جاتا ہے اور ان کی ترجیحات بدل دی جاتی ہیں۔ اس بدلتی دنیا میں ایک احمدی مسلمان کی ذمہ داری مزید بڑھ چکی ہے۔

معاشرے میں ایک ایسا خاموش مگر خطرناک انقلاب آچکا ہے جو بے حیا ویڈیوز، لغویات اور غیر اخلاقی مواد کو ''ترقی'' اور ''آزادی'' کے خوشنما الفاظ کے ساتھ عام کر رہا ہے۔ ٹی وی اور انٹرنیٹ کا بے جا استعمال عبادات سے غفلت کا باعث بن چکا ہے۔ مؤمن وہی ہے جو لغویات سے اعراض کرے لیکن آج نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد دن کا قیمتی وقت محض scroll اور like کرنے میں گزار دیتی ہے۔

احمدی مسلمان کی شناخت محض کسی موبائل ایپ پر موجودگی سے نہیں، بلکہ اُس کے استعمال کے طریقے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اگر اُس کی پوسٹس میں دینی اور اسلامی تعلیمات کا عکس ہو تو وہ حقیقی طور پر دورِ جدید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سپاہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری جماعت کے فائدہ کے لئے جدید مواصلاتی نظام اور میڈیا جیسے ذرائع ابلاغ کی سہولیات مہیا کر دی ہیں۔ دنیا کے ہر کونہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے یہ ذرائع بہت اہم ثابت ہو رہے ہیں۔

تاہم موجودہ زمانہ تلوار کے جہاد کے بجائے نفس کی اصلاح کے جہاد کا زمانہ ہے۔ نیکی کی راہ پر اُسی صورت میں قائم رہا جا سکتا ہے جب قرآن کریم کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ اس مضمون کے حوالہ سے جذباتِ نفسانی پر قابو رکھنے اور غضِ بصر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''ہم احمدیوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے۔ شیطان ہر طرف سے پُرزور حملے کر رہا ہے۔ اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں، مَردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔ پس اگر ہم نے اپنے آپ کو ختم ہونے سے بچانا ہے تو پھر ہر اسلامی تعلیم کے ساتھ پُراعتماد ہو کر دنیا میں رہنے کی ضرورت ہے۔ ۔۔۔ پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں خاص طور پر نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا سے متاثر ہو کر اس کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کی ضرورت ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ر دسمبر ۲۰۱۳ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۰ر جنوری ۲۰۱۴ء)

جدید ایجادات اور مواصلاتی نظام کے غیر محتاط استعمال کے نتیجہ میں دنیا کے ہر معاشرہ میں اخلاقی برائیوں میں ہوشربا اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ اَلْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

(مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان وافضلھا... حدیث نمبر ۵۹)

ترجمہ: حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

پس ہر احمدی نوجوان کو خاص طور پر یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آج کل کی برائیوں کو میڈیا پر دیکھ کر اس کے جال میں نہ پھنس جائیں ورنہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم وحیا ہر حیادار کو حسن وسیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الفحش والتفحش۔ حدیث نمبر ۱۹۷۴)

'اللہ تعالیٰ ہم سب کو سوشل میڈیا کے مضرات سے محفوظ رکھے اور اس کے تمام ترفوائد کو بروئے کار لاتے ہوئے دین اسلام کی اشاعت اور اپنے نفسوں کی روحانی حالتوں کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

سلیق احمد نائک

اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر آیت 8) ترجمہ: اور جب (مختلف) نفوس جمع کئے جائیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

اس آیت میں رسل و رسائل اور سفر کی آسانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں بعض ایسی چیزوں کی ایجاد عمل میں آجائیگی جن سے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوجائیں گے۔۔۔۔۔۔ پہلے زمانہ میں بڑی مشکل سے دوسرے علاقہ یا دوسرے ملک کے لوگ نظر آیا کرتے تھے مگر اب ذرائع رسل و رسائل اور آمدورفت میں اس قدر آسانی اور سہولت پیدا ہوگئی ہے کہ ہندوستان کے آدمی امریکہ میں نظر آجاتے ہیں اور امریکہ کے ہندوستان میں نظر آجاتے ہیں۔ پھر تار، ریڈیو اور ڈاک خانہ یہ تو ایسی چیزیں ہیں جنہوں نے وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کو نہایت واضح طور پر پورا کر دیا ہے۔ ہم گھر میں آرام سے بیٹھے ہوتے ہیں اور ریڈیو پر کبھی چینیوں کی تقریریں سن رہے ہوتے ہیں کبھی جاپانیوں کے لیکچر سن رہے ہوتے ہیں۔ کبھی جرمنوں اور کبھی انگریزوں کی باتیں ہمارے کانوں تک پہنچ رہی ہوتی ہیں۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا کہ اس زمانہ میں ایک قسم کے علوم پھیل جائیں گے چنانچہ دنیا میں مغربی علوم کا اب اس قدر غلبہ ہو گیا ہے کہ نفوس انسانی کا آپس میں جوڑ اور اتحاد پیدا ہونا بالکل آسان ہو گیا ہے اس زمانہ میں یہ علوم اتنے غالب آ گئے ہیں کہ ساری دنیا پر چھا گئے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 8، صفحہ نمبر 211، ایڈیشن 2004)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ " اللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا "

(سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب التشہد، حدیث 969)

ابو وائل نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی کے مثل روایت کی ہے کہ آپ ﷺ ہمیں چند کلمات سکھاتے تھے اور انہیں اس طرح نہیں سکھاتے تھے جیسے تشہد سکھاتے تھے اور وہ یہ ہیں: اللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ۔۔۔۔۔۔۔۔ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا "اے اللہ! ہمارے دلوں میں باہمی الفت پیدا فرما، ہمارے باہمی تعلقات کو درست فرما، ہمیں امن و سلامتی کے راستے کی ہدایت عطا فرما، ہمیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آ، ظاہری و باطنی بے حیائی سے ہماری حفاظت فرما اور ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہم پر مہربانی فرما، یقیناً تُو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والا بنا، ان پر تیرے حمد و ثنا کرنے والا اور خوش دلی سے قبول کرنے والا بنا، اور یہ نعمتیں ہمیں کامل طور پر عطا فرما۔

کَلَامُ الْاِمَامِ الْمَہْدِیِّ ؑ

’’میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہر گز ضائع نہیں ہوسکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔‘‘

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23 ایڈیشن 2021)

امام وقت کی آواز

’’اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے مثالیں بھی دی ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اُن کا صحیح استعمال برا نہیں ہے، لیکن ان کا غلط استعمال برائیوں کے پھیلانے، غلاظتوں کے پھیلانے، گناہوں کے پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ لیکن یہی چیزیں نیکیوں کو پھیلانے کا بھی ذریعہ ہیں۔ ٹی وی ہے، معلوماتی اور علمی باتیں بھی بتاتا ہے لیکن بے حیائیاں بھی اس کی وجہ سے عام ہیں۔ اس زمانے میں ٹی وی کا سب سے بہتر استعمال تو ہم احمدی کر رہے ہیں یا جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ میں نے جلسوں کے دنوں میں بھی توجہ دلائی تھی اور اُس کا بعض لوگوں پر اثر بھی ہوا اور انہوں نے مجھے کہا کہ پہلے ہم ایم ٹی اے نہیں دیکھا کرتے تھے، اب آپ کے کہنے پر، توجہ دلانے پر ہم نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا ہے تو افسوس کرتے ہیں کہ پہلے کیوں نہ اس کو دیکھا، کیوں نہ ہم اس کے ساتھ جڑے۔ بعضوں نے یہ اظہار کیا کہ ہفتہ دس دن میں ہی ہمارے اندر روحانی اور علمی معیار میں اضافہ ہوا ہے۔ جماعت کے بارے میں ہمیں صحیح پتہ چلا ہے۔

پس پھر مَیں یاد دہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں، اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اُٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کے لئے ہمیں دیا ہے تا کہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 / اکتوبر 2013ء بمقام مسجد بیت الہدیٰ، سڈنی، آسٹریلیا)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 8/ نومبر 2013ء)

خطبات و خطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸؍فروری ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۸؍ تبلیغ ۱۴۰۴ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے خیبر کی جنگ میں آپؐ کا کیا اُسوہ تھا، یہ ذکر ہو رہا تھا۔

جنگ کے بعد یہود کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی، اور بکری کا زہر آلود گوشت کھلانے کی کوشش کی گئی تھی۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب خیبر فتح ہو گیا اور یہود بری طرح شکست کھانے کے بعد نبی کریم ﷺ کی رحمت و شفقت سے اس طرح فیض یاب ہوئے کہ نہ صرف نبی کریم ﷺ نے انہیں معاف کر دیا بلکہ انہیں خیبر میں رہنے کی بھی اجازت دے دی۔ جب لوگ مطمئن ہو گئے تو ایک روز یہود کے سردار سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث نے آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بکری کا گوشت پیش کیا اور کہا کہ آپؐ کے لیے ہدیہ لائی ہوں۔ اس سازش میں یہ اکیلی عورت شامل نہ تھی بلکہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ کے حکم پر وہ گوشت آپؐ کے سامنے رکھ دیا گیا اور وہاں بعض دیگر صحابہؓ بھی موجود تھے۔ جن میں حضرت بِشر بن براءؓ بھی تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریب آجاؤ اور پھر آپؐ نے اُس میں سے دستی کا گوشت اٹھایا اور اس میں سے تھوڑا سا ٹکڑا لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ روک لو کیونکہ یہ دستی کا گوشت بتا رہا ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔ حضرت بِشر بن براءؓ نے عرض کیا کہ جب مَیں نے اسے کھایا تو مجھے کچھ محسوس ہوا تھا، مگر مَیں نے اس لیے کچھ نہیں بولا کہ آپؐ کا کھانا خراب ہوگا۔ مگر جب آپؐ نے لقمہ اُگل دیا تو مجھے خود سے زیادہ آپؐ کا خیال آیا لیکن مجھے خوشی ہوئی کہ آپؐ نے اسے نگلا نہیں بلکہ اُگل دیا۔

حضرت بِشرؓ ابھی اپنی جگہ سے اٹھے نہ تھے کہ اُن کے جسم کی رنگت تبدیل ہونا شروع ہوگئی، اور پھر اس قدر بیمار ہو گئے کہ خود سے کروٹ بھی نہ لے سکتے تھے۔ تقریباً ایک سال کے بعد آپؓ کی وفات ہوگئی، بعض روایات کے مطابق حضرت بِشرؓ اپنی جگہ سے اٹھنے ہی نہ پائے تھے کہ آپؓ کی وفات ہوگئی۔

آنحضرت ﷺ نے اُس عورت کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ کیا تُو نے اس گوشت میں زہر ملایا تھا؟ اس عورت نے کہا کہ آپؐ کو کس نے خبر دی؟ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس دستی کے گوشت نے خبر دی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تجھے کس نے یہ کام کرنے کے لیے کہا تھا؟ اس عورت نے جواب دیا کہ آپ نے جو کچھ میری قوم کے ساتھ کیا ہے وہ آپ پر مخفی نہیں ہے۔ مَیں نے یہ سوچا کہ اگر آپ بادشاہ ہیں تو ہم آپ سے نجات پا لیں گے اور اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو خبر دے دی جائے گی۔ آپؐ نے اس عورت سے درگزر فرمایا۔ جبکہ ایک اور روایت کے مطابق بشر بن براءؓ کی شہادت کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اس عورت کو قتل کر دو اور اسے قتل کر دیا گیا۔ صحیح بخاری کی

ایک روایت کے مطابق اس عورت کو قتل نہیں کیا گیا تھا۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ایک روایت کے مطابق آنحضور ﷺ مرض الموت میں فرمایا کرتے تھے کہ اے عائشہ! مَیں اُس کھانے کی تکلیف جو مَیں نے خیبر میں کھایا تھا ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں اور اب بھی اُس زہر سے مَیں اپنی رگیں کٹتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔ بعض مفسرین نے اسی وجہ سے آپؐ کے لیے کہا ہے کہ آپؐ کی وفات خیبر کے اس زہر کی وجہ سے ہوئی اور یوں آپؐ شہید ہوئے اور یہ کہ آپؐ شہیدِ اعظم ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے اس تکلّف کی کوئی ضرورت نہیں۔ نبی تو اس مقام و مرتبے کا حامل ہوتا ہے کہ وہ صدیق بھی ہوتا ہے، شہید بھی ہوتا ہے۔

پھر یہ کہ یہود نے تو اس زہر سے بچ جانے کو معجزہ سمجھا اور اس بات کا ثبوت سمجھا کہ آنحضرت ﷺ جھوٹے نبی نہیں ہیں، مگر بعض سادہ لوح مسلمان اس زہر سے آنحضرت ﷺ کی شہادت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کی وفات ہرگز ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ صرف ایک تکلیف کا احساس تھا۔

خیبر کی جنگ میں حضرت صفیہؓ سے شادی کا بھی ذکر ملتا ہے۔

خیبر میں جب جنگی قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا تو حضرت دحیہؓ آئے اور عرض کیا کہ مجھے اِن قیدیوں میں سے ایک لڑکی دے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ! ایک لڑکی لے لو۔ حضرت دحیہؓ نے حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہؓ کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور کہا کہ آپؐ نے حیی بن اخطب کی بیٹی دحیہ کو دے دی وہ تو بنو قریظہ اور بنو نضیر کی شہزادی ہے اور وہ آپؐ کے علاوہ کسی اَور کے لیے مناسب نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اُسے بلالاؤ، پھر آپؐ نے دحیہؓ سے فرمایا کہ اس کے علاوہ کسی اَور کو لے لو۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کر دیا۔ مسند احمد بن حنبل کی روایت میں ذکر ہے کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں تمہیں آزاد کرتا ہوں چاہو تو مجھ سے شادی کرلو اور چاہو تو اپنے قبیلے کی طرف واپس چلی جاؤ۔ جس پر حضرت صفیہؓ نے آنحضرت ﷺ سے شادی کو پسند کیا۔

خیبر کے تمام معاملات سے فارغ ہو کر آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے اور چھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپؐ نے قیام کرنا چاہا تاکہ حضرت صفیہؓ سے شادی کی تکمیل ہو سکے۔ مگر حضرت صفیہؓ کی خواہش پر آپؐ نے سفر جاری رکھا اور کوئی بارہ میل کے فاصلے پر پڑاؤ کیا اور وہاں حضرت صفیہؓ سے شادی ہوئی۔

حضرت صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ خیبر کے بہت قریب قیام کرنا چاہتے تھے اور مجھے خطرہ تھا کہ میری قوم کہیں آپؐ کو نقصان نہ پہنچائے اس لیے مَیں نے وہاں رکنے کی بجائے تھوڑے فاصلے پر رکنے کی درخواست کی۔

جب آنحضور ﷺ صبح اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ تلوار تھامے پوری مستعدی کے ساتھ خیمے کے باہر کھڑے ہیں۔ پوچھنے پر حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس نَو مسلم خاتون یعنی حضرت صفیہؓ کے بارے میں خوف محسوس ہوا کہ اس کا باپ، خاوند اور قوم کے لوگ قتل ہوئے ہیں اور یہ ابھی نئی نئی مسلمان ہوئی ہے اس لیے مَیں نے سوچا کہ کہیں یہ آپؐ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے اس لیے مَیں باہر تلوار لیے پہرہ دیتا رہا۔ حضرت ابو ایوبؓ کی اس معصومانہ محبت پر آپؐ نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ

یا اللہ! ابو ایوب کی حفاظت فرما جیسے انہوں نے میری حفاظت کرتے ہوئے رات بسر کی۔ اگلے روز آنحضور ﷺ کے ولیمے کا اہتمام ہوا یہ ولیمہ نہایت سادہ اور باوقار تھا۔ تین دن قیام کے بعد یہاں سے روانہ ہوئے، حضرت صفیہؓ کی آزادی اُن کا حق مہر قرار پایا۔

یہاں حضرت صفیہؓ کے ایک خواب کا بھی ذکر ملتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے حضرت صفیہؓ کی آنکھ کے گرد نیل کا

نشان دیکھا تو پوچھا کہ یہ نشان کیسا ہے؟ حضرت صفیہؓ نے بتایا کہ آپؐ کی آمد سے چند روز قبل مَیں نے خواب دیکھا تھا کہ یثرب کی طرف سے چاند آیا ہے اور میری جھولی میں گر گیا ہے۔ جب مَیں نے یہ خواب اپنے خاوند کنانہ کو بتایا تو اس نے مجھے زوردار تھپڑ رسید کیا اور کہا کہ تم یثرب کے بادشاہ یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی کے خواب دیکھ رہی ہو۔

حضرت صفیہؓ نے پچاس ہجری میں وفات پائی اور جنّت البقیع میں تدفین ہوئی۔

حضرت صفیہؓ کی شادی پر مستشرقین اعتراض کرتے ہیں۔ اس حوالے سے حضور انور نے مفصل جواب ارشاد فرماتے ہوئے علاوہ دیگر امور کے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ایک ارشاد بھی پیش فرمایا کہ ملکِ عرب میں دستور تھا کہ مفتوحہ ملک کے سردار کی بیٹی یا بیوی سے ملک میں امن و امان قائم رکھنے اور اِس ملک کے لوگوں سے محبت پیدا کرنے کے لیے شادیاں کیا کرتے تھے۔ تمام رعایا اور شاہی خاندان والے مطمئن ہو جایا کرتے تھے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ

دو دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے خدا تعالیٰ ہر ایک کو رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، اس کے لیے دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے مکرم چودھری محمد انور ریاض صاحب ابن مکرم چودھری محمد اسلام صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مرحوم کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بیٹے مکرم ناصر محمود طاہر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا ہیں۔ مرحوم کو اسیرِ راہِ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ نمازوں اور چندوں میں باقاعدہ، نظامِ جماعت کے پابند نیک اور صالح طبیعت کے مالک تھے۔

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

عبادات پر سوشل میڈیا کے اثرات

حاشر احمد طارق مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عبادات اور دعاؤں کا خالص ہونا ازحد ضروری ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بدی کی دو قسمیں ہیں۔ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا،اس کی عظمت کو نہ جاننا،اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا،ان کے حقوق ادا نہ کرنے... قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔اس پر عمل کرو۔ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو...“

(ملفوظات جلد ۵، صفحہ ۷۵-۷۶، ایڈیشن ۱۹۸۵ء)

یہ ارشاد ایک واضح راہنمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سچی عبادت صرف ظاہری اعمال تک محدود نہیں بلکہ انسان کے دل کی پاکیزگی، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک،اور زندگی کے ہر پہلو میں اللہ کی رضا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

سوشل میڈیا اور عبادات کی کوتاہی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوشل میڈیا کے منفی اثرات کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:

”انٹرنیٹ یا ٹی وی کی وہ مجلسیں جو نمازوں اور عبادت سے غافل کر رہی ہیں، وہ مشرکانہ مجلسیں ہی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ، ۲۱ اپریل ۲۰۱۷ء، فرینکفرٹ)

اس بات کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر ہم شرک سے دور ہوں، مگر عملی طور پر اگر ہماری توجہ اور وقت دنیاوی لذتوں اور تفریحات میں ضائع ہو رہا ہو اور اس کا اثر ہماری عبادات پر پڑ رہا ہو، تو یہ بھی ایک خطرناک صورت حال ہے۔

دعا کے اوقات اور اثرات

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”دعاؤں میں جو رُو بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے... دعا کے لیے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد ۴، صفحہ ۳۰۹)

یہ نصیحت اس بات پر زور دیتی ہے کہ دعا محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک خاص کیفیت، وقت اور توجہ کا تقاضا کرتی ہے۔اس کے لیے وقت کا انتخاب، خلوص دل اور استقامت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

فجر کی نماز اور سستی کی رکاوٹیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”رات دیر تک ٹی وی یا انٹرنیٹ پر وقت گزارنے والے جب

فجر کے وقت اُٹھیں گے تو ادھ پچڈی نیند کے ساتھ کیا نماز ادا کریں گے؟... یہ انتہائی بے وقوفی ہے کہ نمازوں کی قیمت پر دنیاوی چیزوں کو ترجیح دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ، ۱۵ مارچ ۲۰۱۳ء، بیت الفتوح لندن)

یہ بیان خاص طور پر نوجوان نسل کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں رات کے معمولات پر نظر ثانی کرنی چاہیے تاکہ فجر کی نماز میں سستی نہ ہو۔

نماز کو نصب العین بنانے کی ضرورت

نماز صرف ایک رسم نہیں بلکہ ایک زندہ تعلق کا ذریعہ ہے جو بندے کو اپنے رب کے قریب لے جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خدام اور اطفال کو اپنی نمازوں میں باقاعدہ ہونا چاہیے... آپ میں ہر ایک نماز کے قیام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالے کیونکہ جنت کے دروازے خالص عبادت سے ہی کھولے جاتے ہیں۔"

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے، ۲۶ ستمبر ۲۰۱۶ء)

نصیحت صرف نوجوانوں کے لئے نہیں بلکہ ہر احمدی مسلمان کے لئے ایک پیغام ہے کہ اگر جنت کے طلبگار ہو تو نماز کا قیام تمہاری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

الغرض نماز، دعا، وقت کی قدر، اور دنیاوی مصروفیات میں اعتدال وہ ستون ہیں جن پر ایک احمدی مومن کی روحانی زندگی استوار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی، بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور خلافت کی اطاعت، یہ سب مل کر وہ زادِ راہ ہیں جو ہمیں دنیا و آخرت میں کامیاب بنا سکتے ہیں۔

ہم سب کو ان ارشادات کو صرف سننے یا پڑھنے تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ ان پر عمل کر کے اپنے عہدِ بیعت کو سچا ثابت کرنا چاہیئے۔

خصوصی عطایا و درخواست دعا

رسالہ ہذا کے اس شمارہ کے طباعت کے اخراجات مکرم طٰہٰ الدین غوری صاحب آف حیدرآباد نے ادا کئے ہیں۔ لہٰذا موصوف کے اموال و نفوس و کاروبار میں غیر معمولی برکت، اہل خانہ کی صحت و سلامتی، دینی دنیوی ترقیات کے عطا ہونے اور والد صاحب کی صحت یابی اور لمبی عمر کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

سوشَل میڈیا کی افادیت

طارق احمد نائک مربی سلسلہ

زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے، اور آج کی دنیا میں روابط کے ذرائع پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور اور وسیع ہو چکے ہیں۔ سوشَل میڈیا نے انسانی معاشرت، تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے انداز ہی بدل دیے ہیں۔ ایک بٹن دبانے سے آوازیں براعظموں کی حدیں پار کر جاتی ہیں، اور لمحوں میں پیغام دنیا کے کسی بھی کونے میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ یہی طاقت اگر مثبت انداز میں، اعلیٰ مقاصد کے لیے استعمال کی جائے تو یہ دنیا میں انقلاب برپا کرسکتی ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جو ہر زمانے کی ضرورتوں کا جواب اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ جیسے سوشَل میڈیا کو دین کی تبلیغ، تربیت اور اصلاح کے لیے استعمال کرنا نہ صرف وقت کی ضرورت ہے بلکہ نیکی کے فروغ کا عظیم ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ خلافتِ احمدیہ نے ہمیں یہ عظیم بصیرت عطا کی کہ ہم ان جدید ذرائع کو کس طرح اپنے دینی اور جماعتی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں MTA انٹرنیشنل کی خدمات نہایت قابلِ ذکر ہیں، جو سوشَل میڈیا کی طاقت کو دینی پیغام رسانی اور روحانی ترقی کے لیے کامیابی سے بروئے کار لا رہا ہے۔

یہ مضمون اسی اہم موضوع پر روشنی ڈالتا ہے کہ سوشَل میڈیا کو منفی اثرات سے ہٹ کر کس طرح خلافت کی رہنمائی میں خیر اور ہدایت کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے، اور کس طرح MTA جیسے ذرائع نے دنیا بھر میں اسلام کا پرامن پیغام عام کیا ہے۔

سوشَل میڈیا کے مثبت استعمال سے کئی اہم دینی، تربیتی اور تبلیغی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں:

آج کے نوجوان سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ اگر ہم اسی پلیٹ فارم کو دین کی تبلیغ، اسلامی تعلیمات کی ترویج اور جماعتی پیغام رسانی کے لیے استعمال کریں تو یہ ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

جماعتی سرگرمیوں، جلسہ جات، اجتماعات، تربیتی کیمپس یا دیگر اہم پیغامات کو فوری طور پر وسیع حلقے تک پہنچانا ممکن ہوجاتا ہے۔

دنیا بھر میں جماعت کے افراد سوشَل میڈیا کے ذریعے باہم جُڑے رہ سکتے ہیں، خیالات کا تبادلہ کرسکتے ہیں، اور ایک دوسرے کے ایمان اور علم میں اضافہ کرسکتے ہیں۔

۱۹۹۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بابرکت دور میں MTA انٹرنیشنل کا آغاز ہوا، جو خلافت احمدیہ کے زیرِسایہ چلنے والا ایک ایسا ادارہ ہے جس نے دین اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا بھر میں بغیر کسی تعطل کے پہنچایا۔ اس کی چند نمایاں برکات درج ذیل ہیں:

دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا احمدی، MTA کے ذریعے اپنے پیارے امام کی آواز سن سکتا ہے، جمعہ کے خطبے سے فیضیاب ہوسکتا ہے، اور خلافت سے روحانی وابستگی قائم رکھ سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس پھر مَیں یاددہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں، اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اُٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کے لئے ہمیں دیا ہے تاکہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام

آرہے ہیں جو جہاں دینی اور روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں علمی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ جماعت اس پر لاکھوں ڈالر ہر سال خرچ کرتی ہے اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افرادِ جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اُٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور جماعت کی سچائی اُن پر واضح ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کا اُنہیں پتہ چل رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بمقام مسجد بیت الہدیٰ، سڈنی۔ آسٹریلیا) (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۸؍نومبر ۲۰۱۳ء)

MTA کے ذریعہ قرآن کریم کے تراجم، دینی پروگرامز، سیرت النبی ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات، سوال و جواب کی مجالس، اور مختلف زبانوں میں تیار کردہ دینی کورسز جیسے بیش بہا خزانے دستیاب ہیں۔

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ آسٹریلیا منعقدہ دسمبر ۲۰۱۵ء کے موقع پر احباب جماعت کو جو پیغام ارسال فرمایا، اُس کا اختتام ان الفاظ سے فرمایا:

''مَیں نے بار بار تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ MTA پر جو پروگرام آتے ہیں ان کو دیکھیں۔ والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔ یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے۔ اس سے آپ کا دینی علم بڑھے گا۔ روحانیت میں ترقی ہوگی اور خلافت سے کامل تعلق پیدا ہوگا اور دنیا کے دوسرے چینلز کے زہریلے اثر سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔''

(پیغام برائے جلسہ سالانہ آسٹریلیا ۲۴دسمبر ۲۰۱۵ء) (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۵؍جولائی ۲۰۱۶ء)

MTA کے ذریعے جماعت کا پیغام ان علاقوں میں بھی پہنچتا ہے جہاں مبلغین کا جانا ممکن نہیں۔ یہ ایک خاموش مبلغ ہے جو ہر لمحہ اسلامِ حقیقی کا تعارف کروا رہا ہے۔

''امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کی 'مامت فانہ' گاؤں میں ایک خاتون احمدی ہوئیں اور ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے شروع کئے۔ موصوفہ کے خاوند احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ انہوں نے گھر میں جماعت اور خلافت کے بارے میں بات کی تو وہ خاوند غصے میں آ گیا اور کہا کہ آج کے بعد گھر میں احمدیت کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی اور لوگوں کی موجودگی میں بیوی کو سخت بُرا بھلا کہا۔ موصوفہ نے حوصلے اور صبر کے ساتھ خاوند کی بات سن لی لیکن ثابت قدمی سے احمدیت کو تھامے رکھا اور مسلسل ایم ٹی اے دیکھتی رہیں۔ کچھ عرصے کے بعد خاوند نے بھی ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا، چنانچہ اس کے نتیجہ میں ایک ماہ کے بعد موصوفہ کے خاوند نے بھی احمدیت قبول کر لی''۔

(خطاب جلسہ سالانہ یوکے ۲۲؍اگست ۲۰۱۵ء) (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲؍فروری ۲۰۱۶ء)

عربی، اردو، انگریزی، فرنچ، سواحیلی اور دیگر زبانوں میں پروگرامز کے ذریعے دنیا کے مختلف خطوں تک رسائی۔

عالمی ناظرین تک رسائی: یوٹیوب، فیس بک، اور دیگر پلیٹ فارمز پر MTA کے پروگرامز دستیاب ہونے کی وجہ سے یہ عالمی سطح پر ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔

MTA کے پروگرامز علمی گہرائی اور تحقیقی اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں، جو سننے والے کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

جہاں سوشَل میڈیا کو منفی استعمال سے نقصان پہنچایا جا رہا ہے، وہیں اگر اس کو خلافت کی رہنمائی میں اور دینی و اصلاحی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ خیر کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ MTA اس بات کی روشن مثال ہے کہ جدید ذرائع کو دین کی خدمت کے لیے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہر احمدی کو چاہیے کہ وہ سوشَل میڈیا پر نیکی کے پیغام کو عام کرے اور MTA کے پروگرامز سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں تک بھی پہنچائے۔

مومن لغویات سے پرہیز کرتا ہے
حیا کے معیار کو بلند کرنے کی ضرورت

عمران احمد ناصر مربی سلسلہ

اسلام نے جس حسنِ سیرت کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے، وہ شرم و حیا ہے۔موجودہ دَور میں جہاں مادی ترقی اور مواصلاتی نظام نے زندگی کو سہل بنایا ہے، وہیں اخلاقی اقدار اور حیا کا دامن بھی خطرناک حد تک کمزور ہو چکا ہے۔لغویات اور فحاشی کی ایسی یلغار ہے کہ جس نے ہر عمر، ہر طبقے اور ہر قوم کے افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

اسی حوالہ سے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''... آج کل کی دنیاوی ایجادات جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی ذکر کیا تھا، ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے۔ کھلی کھلی بے حیائی دکھانے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بے حیائی نہیں ہے۔پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں گرفتاری ہے۔بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں، الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض ایسی باتیں کی جاتی ہیں، بعض ایسی حرکتیں کی جاتی ہیں جو کوئی شریف آدمی دیکھ نہیں سکتا چاہے میاں بیوی ہوں۔بعض حرکتیں ایسی ہیں جب دوسروں کے سامنے کی جاتی ہیں تو وہ نہ صرف ناجائز ہوتی ہیں بلکہ گناہ بن جاتی ہیں۔اگر احمدی گھرانوں نے اپنے گھروں کو ان بیہودگیوں سے پاک نہ رکھا تو پھر اُس عہد کا بھی پاس نہ کیا اور اپنا ایمان بھی ضائع کیا جس عہد کی تجدید انہوں نے اس زمانہ میں زمانے کے امام کے ہاتھ پہ کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ:

اَلْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان وافضلھا... حدیث نمبر 59)

ترجمہ: حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

پس ہر احمدی نوجوان کو خاص طور پر یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آج کل کی برائیوں کو میڈیا پر دیکھ کر اس کے جال میں نہ پھنس جائیں ورنہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔انہی بیہودگیوں کا اثر ہے کہ پھر بعض لوگ جو اس میں ملوث ہوتے ہیں تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں اور اس وجہ سے پھر بعضوں کو اخراج از جماعت کی تعزیر بھی کرنی پڑتی ہے۔ ہمیشہ یہ بات ذہن میں ہو کہ میرا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم وحیا ہر حیادار کو حسن و سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔''

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی الفحش والتفحش۔حدیث نمبر ۱۹۷۴)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍ جنوری 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 5 ؍فروری 2010ء)

اسلامی معاشرہ کی بنیاد حیاء، پاکدامنی اور اخلاقی اقدار پر قائم ہے۔ یہی صفات ایک مؤمن کو عام انسانوں سے ممتاز کرتی ہیں اور اس کے کردار میں نکھار پیدا کرتی ہیں۔ مگر بدقسمتی سے موجودہ دَور میں، جہاں سائنسی و فنی ترقی نے انسانی زندگی میں آسانیاں پیدا کی ہیں، وہیں اخلاقی لحاظ سے بہت سی گراوٹوں کو بھی جنم دیا ہے۔ میڈیا، فیشن، اشتہارات اور جدید معاشرتی رجحانات کے زیرِ اثر، زینت و زیبائش کے مفہوم کو اس حد تک مسخ کر دیا گیا ہے کہ اب بے حیائی کو فیشن، اور بے پردگی کو جدت کا نام دیا جا رہا ہے۔ان حالات میں ہر احمدی مسلمان، خصوصاً نوجوان نسل اور خواتین کے لیے نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی راہ متعین کریں اور معاشرتی بے راہ روی کا شکار ہونے سے خود کو بچائیں۔ اسی تناظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے معاشرے

میں پھیلتی ہوئی بے حیائی پر گہرے درد کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور اسے زینت کے نام پر ایک خطرناک رجحان قرار دیتے ہوئے، شرم وحیا کی اصل روح کی طرف لوٹنے کی بارہا تلقین فرمائی ہے۔

چنانچہ اپنے ایک خطاب میں احمدی خواتین کو ارشاد فرمایا:

''جیسا کہ مَیں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جارہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈ کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی نظر اس پر پڑجاتی تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی چاہئے۔ یہ سب کچھ ماڈرن سوسائٹی کے نام پر، روشن خیالی کے نام پر ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔''

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 29 رجون 2013ء بمقام کالسروئے، جرمنی)

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 18 راکتوبر 2013ء)

جدید دَور میں جہاں سائنسی ترقی نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے، وہیں مواصلاتی ذرائع کی غیر معمولی وسعت نے اخلاقی برائیوں کو بھی سرحدوں سے آزاد کر کے عالمی سطح پر پھیلا دیا ہے۔ پہلے جو برائیاں صرف ایک محلے، شہر یا ملک تک محدود ہوتی تھیں، اب وہ انٹرنیٹ، ٹی وی، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے دنیا بھر میں پھیل رہی ہیں۔ آزادیٔ اظہار اور انسانی حقوق کے نام پر کئی ایسی حرکات اور افعال کو قانونی جواز دیا جارہا ہے جو درحقیقت معاشرتی بگاڑ اور اخلاقی زوال کا سبب بن رہے ہیں۔ ان خطرناک رجحانات کی نشاندہی اور ان سے بچاؤ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو بارہا تنبیہ فرمائی ہے، اور اپنی تقاریر وخطبات میں نہایت درد دل کے ساتھ ان بین الاقوامی اخلاقی خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے مقابل اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''آجکل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادیٔ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے سے پہلے برائیاں محدود تھیں۔ یعنی محلے کی برائی محلے میں یا شہر کی برائی شہر میں یا ملک کی برائی ملک میں ہی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قریبی ہمسائے اُس سے متاثر ہوجاتے تھے۔ لیکن آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بے حیائیاں اور برائیاں پھیلائی جاتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6ر دسمبر 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 27 ردسمبر 2013ء)

موجودہ دَور میں جبکہ لغویات، فحاشی، اور بے حیائی کو جدیدیت، آزادی اور فیشن کے خوشنما پردے میں لپیٹ کر پیش کیا جارہا ہے، ایک مومن کے لیے لازمی ہوگیا ہے کہ وہ اپنی بصیرت کو روشن کرے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے زیر سایہ اپنی زندگی گزارے۔ حیا، جو ایمان کا حصہ ہے، نہ صرف انسان کی ظاہری حالت کو نکھارتی ہے بلکہ اس کے باطنی ایمان کو بھی جِلا بخشتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بارہا نصائح ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ دنیاوی ترقی کے دھارے میں بہہ کر اپنی اسلامی شناخت کو مت مٹاؤ، بلکہ حیا، پردہ اور اخلاقی طہارت کو اپنی زندگی کا زیور بناؤ۔

ہر احمدی نوجوان، مرد ہو یا خاتون، پر فرض ہے کہ وہ خود کو اس فتنہ کے دور میں حیا کے مضبوط قلعے میں محفوظ رکھے۔ میڈیا، سوشل پلیٹ فارمز، فیشن اور غیر اسلامی رجحانات کے باوجود اگر ہم نے اپنے گھروں میں تقویٰ اور شرم وحیا کی فضا قائم کر لی، تو ہم نہ صرف اپنی نسل کو محفوظ کر سکیں گے بلکہ معاشرہ کی اخلاقی اصلاح میں بھی کردار ادا کریں گے۔

گوشۂ ادب

معرفت حق

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دلِ پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے
باہر نہیں اگر دلِ مردہ غلاف سے
حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے
وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو، مددِ آسماں نہ ہو
مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نور سے تہی ہے خدا سے وہ دیں نہیں
دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے
جو اس سے دور ہے وہ خدا سے بھی دور ہے
دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا
جن کا یہ دیں نہیں ہے، نہیں ان میں کچھ بھی دم
دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم
وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بت ترک کرکے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

(اخبار الحکم 24 نومبر 1901ء)

تلمیح، مبالغہ اور طنز

قارئین! کئی ادبی اصطلاحات ہیں جو ہمارے کلام کو نہ صرف خوبصورت بناتی ہیں بلکہ معنی کی گہرائی میں بھی اضافہ کرتی ہیں۔ آج ہم تین اہم ادبی رنگ — تلمیح، مبالغہ، اور طنز — پر روشنی ڈالیں گے جو ہر شاعر و ادیب کے ہنر کا لازمی حصہ ہیں۔

تلمیح وہ نازک سا انداز ہے جس میں شاعر یا مصنف کسی مشہور واقعے، شخصیت یا کتاب کی جانب اشارہ کرتا ہے، بغیر اسے تفصیل سے بیان کیے۔ یہ ایک طرح کا ذہنی پل ہوتا ہے جو قاری کو فوری طور پر متعلقہ خیال یا تصویر سے جوڑ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کہا جائے کہ ”وہ یوسفؑ کی طرح خوبصورت تھا“ تو یہ نہ صرف حسن کی تعریف ہے بلکہ قرآن پاک میں یوسفؑ کی خوبصورتی کی داستان کو بھی یاد دلاتا ہے، جو ادب میں ایک طاقتور اور بھرپور اثر چھوڑتا ہے۔

دوسری اہم اصطلاح ہے مبالغہ، جو زبان کی ایک چالاکی ہے۔ اس میں حقائق کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ جذبات کی شدت اور بیان کی تاثیر میں اضافہ ہو۔ جیسے ”اس کی آنکھوں کی چمک نے ساری دنیا کو روشن کر دیا“۔ حقیقت میں اتنی روشنی ممکن نہیں، لیکن اس قسم کی مبالغہ آرائی جذبات کو جلا بخشتی ہے اور پڑھنے والے کے دل کو چھو جاتی ہے۔

آخر میں آتا ہے طنز، ادب کی وہ تیز و تند زبان جو معمولی باتوں کو مزاح و تنقید کے رنگ میں پیش کرتی ہے۔ طنز میں بظاہر تعریف یا عام بات کہی جاتی ہے، مگر اس کے پیچھے گہرا مطلب یا مزاح ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دیر سے پہنچے اور کہا جائے ”واہ! کتنی جلدی پہنچ گئے“ تو یہ ایک لطیف طنز ہے جو اصل صورتحال کے برعکس اثر ڈالتا ہے اور قاری کو مسکرانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

یہ تینوں اصطلاحات ادب کو رنگین، دلکش اور پر اثر بناتی ہیں۔ ادب کی دنیا میں ان کے بغیر حسن و جاذبیت کا تصور ادھورا ہے۔

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال: ہالینڈ سے ایک دوست نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ صحیح احادیث کے مطابق ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے جانے والے اعمال اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ ذوالحجہ کے یہ پہلے دس دن رمضان کے آخری دس دنوں سے کیا تعلق رکھتے ہیں؟ اور ان دنوں میں عبادت میں اضافہ کا حکم صرف ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں حج کی سعادت ملی ہو یا اس حکم کا اطلاق تمام مسلمانوں پر ہوتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۰۷؍ جولائی ۲۰۲۲ء میں اس مسئلہ کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب: قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں ذوالحجہ اور رمضان المبارک کے ان دنوں کی فضیلت کا کوئی باہمی تقابلی جائزہ تو بیان نہیں ہوا۔ البتہ دونوں مہینوں اور ان میں ہونے والی عبادات کے کثرت سے فضائل و برکات بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ماہ رمضان کے مومنوں کے لیے فرض ہونے، اس مہینہ میں قرآن کریم کے نازل ہونے، اس ماہ کے روزے رکھنے، اس میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے جیسے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ (سورۃ البقرہ:۱۸۴تا۱۸۷) نیز اس مہینہ میں ایک ایسی رات کے آنے کی بھی بشارت دی گئی ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور روح القدس کا نزول ہوتا ہے اور یہ رات ہزار راتوں سے بہتر ہے۔ اور اس رات کے ختم ہونے تک سلامتی کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

(سورۃ القدر:۴تا۶)

پھر احادیث میں بھی رمضان المبارک کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے، دوسرا مغفرت کا اور تیسرا جہنم سے آزادی کا قرار دیا گیا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، فضائل شھر رمضان، أظلکم شھر عظیم۔ حدیث نمبر ۳۴۵۵) اور اسی آخری عشرہ میں آنحضور ﷺ کے باقاعدگی کے ساتھ اعتکاف کرنے کی سنت نیز آپؐ کے عبادات میں غیر معمولی مجاہدہ کرنے کے بارے میں کثرت سے احادیث مروی ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ) (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف بَابُ الِاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ)

آنحضور ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے بھی ماہ رمضان کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ (البقرہ:۱۸۶) یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لیے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔

(البدر نمبر ۷، جلد ۱، مورخہ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۲)

اس کے ساتھ ساتھ ذوالحجہ کے فضائل کا بھی احادیث میں کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر حضور ﷺ نے ذوالحجہ میں کیے گئے اعمال صالحہ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ محبوب قرار دیا۔ سوائے اس مجاہد کے اعمال کے جو اپنا مال اور جان لے کر نکلے اور پھر اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے۔ (صحیح

بخاری کتاب الجمعة بَاب فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ)۔ نیز فرمایا اس (ذی الحجہ کے عشرہ) کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اور اس میں ہر رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الصوم بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ)۔ اسی طرح یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کے نتیجہ میں گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (سنن ترمذی کتاب الصوم بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اسلام نے... محبت کی حالت کے اظہار کے لیے حج رکھا ہے... حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے، کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا... غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے، سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے، پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ (الحکم نمبر ۲۶، جلد ۶، مورخہ ۲۴/ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

پھر یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذوالحجہ اور رمضان کے مہینوں کے یہ فضائل عمومی رنگ میں بھی بیان ہوئے ہیں اور بعض اوقات حضور ﷺ نے کسی سوال پوچھنے والے کے حالات کے پیش نظر اور بعض اوقات موقع محل کے لحاظ سے بھی انہیں بیان فرمایا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح حضور ﷺ نے کسی شخص کے سوال پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کو بہترین عمل قرار دیا۔ (صحیح بخاری کتاب الحج بَاب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ)، ایک اور جگہ فرمایا مستقل کی جانے والی نیکی خواہ تھوڑی ہو بہترین عمل ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق بَاب الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ)، ایک اور شخص کے لیے نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو بہترین عمل قرار دیا۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید بَاب وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا) کسی کے لیے نماز میں لمبے قیام کو بہترین عمل قرار دیا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلاة بَاب افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ)، کسی کے لیے ایسے ایمان کو جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو اور ایسے جہاد کو جس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو اور ایسے حج کو جو نیکیوں سے بھر پور ہو بہترین عمل قرار دیا۔ (سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ باب جُهْدُ الْمُقِلِّ) اور کسی کے لیے الْعَجُّ وَالثَّجُّ یعنی ایسی نیکی جس میں کثرت سے تلبیہ ہو اور قربانی ہو بہترین عمل قرار دیا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المناسك بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ) پس قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں ذوالحجہ اور رمضان کے مہینوں کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں، ان کے اعتبار سے ان کی الگ الگ اہمیت اور ان کا الگ الگ مقام و مرتبہ ہے۔ بعض اعتبار سے رمضان المبارک میں کی جانے والی عبادتیں اور اس میں نازل ہونے والے احکام الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات بظاہر زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور بعض لحاظ سے ذوالحجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیے جانے والے مجاہدات اور ان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فیوض و برکات زیادہ افضل قرار پاتے ہیں۔ اسی لیے ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا: سَيِّدُ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ وَأَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ. (شعب الایمان للبیهقی، تخصيص أيام العشر من ذي الحجة، باب سيد الشهور شهر رمضان وأعظمها حرمة ذو الحجة۔ حدیث نمبر ۳۵۹۷) یعنی تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور ان میں سے حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔

باقی جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ حج کی توفیق عطا فرمائے انہیں حج کے مناسک کے اعتبار سے مقامات مقدسہ میں تمام فرضی اور طوعی عبادات بجالانے کی بھر پور کوشش کرنی چاہیے اور جو لوگ حج پر نہ جا سکیں، انہیں بھی حسب استطاعت ذوالحجہ سے تعلق رکھنے والی عبادات کو اسی طرح بجالانے کی کوشش کرنی چاہیے جس طرح آنحضور ﷺ اس مہینہ کی عبادات کو حج پر تشریف نہ لے جانے کی صورت میں بجالاتے تھے۔

(بنیادی مسائل کے جوابات قسط 60)

فتاویٰ مصلح موعودؓ

ایک عورت اگر خلع چاہتی ہے تو مرد کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے وہ تو اگر ایک دفعہ مانگتی ہے تو یہ دو دفعہ دیوے۔ اس کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

پھر جب وہ بیچاری خلع مانگتی ہے تو وہ اپنا حق آپ چھوڑ دیتی ہے۔ مہر چھوڑ دیتی ہے اور کئی قسم کے حقوق جو شریعت نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں سارے ترک کر دیتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کے راستہ میں روک پیدا کی جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو ایک عورت نے ایک دفعہ ایسی ہی بات کہہ دی پیچھے اس نے بتایا کہ مجھے سکھایا گیا تھا کہ ایسا ہی کہنا اچھا ہوتا ہے لیکن بہر حال وہ دھوکا میں آگئی اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں آپ کے پاس آنا پسند نہیں کرتی۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور آپ نے فرمایا اس کو مہر وغیرہ اخراجات دیدو۔ اور اس کو رخصت کر دو۔ دیکھو یہ چیز ہے جو اسلام سکھاتا ہے کہ اس کی درخواست کو اور اس کے اس فقرہ کو ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع سمجھا اور اسے خلع قرار دے دیا۔ پس اگر ایک عورت خلع مانگتی ہے تو جس طرح تم کو طلاق دینے کا حق ہے عورت کے لئے شریعت نے خلع رکھا ہے۔ تم کیوں خواہ مخواہ اس پر لڑا کرتے ہو۔

پھر طلاق دیتے ہیں تو مہر کے لئے ہزاروں بہانے بناتے ہیں کہ میں نے مہر نہیں دینا۔ اگر مہر دینے کی طاقت نہیں تو اس کو طلاق ہی کیوں دیتے ہو۔

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۳)

شریعت کا حکم ہے کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر باہر نہ جائے مگر اس کے باوجود مرد عورت کو اس کے والدین سے ملنے سے نہیں روک سکتا۔ اگر کوئی مرد ایسا کرے تو یہ کافی وجہ خلع کی ہو سکتی ہے۔ والدین سے ملنا عورت کا حق ہے مگر وقت کی تعیین اور اجازت مرد کا حق ہے مثلاً خاوند یہ کہہ سکتا ہے کہ شام کو نہیں صبح کو مل لینا یا اس کے والدین کو اپنے گھر بلا لے یا اس کو والدین کے گھر بھیج دے مگر جس طرح مرد اپنے والدین کو ملتا ہے اسی طرح عورت کا بھی حق ہے سوائے ان صورتوں کے کہ دونوں کا سمجھوتا ہو جائے مثلاً جب فساد کا اندیشہ ہو یا فتنہ کا ڈر ہو۔ مرد تو پہلے ہی الگ رہتا ہے مگر عورت خاوند کی مرضی کے خلاف باہر نہیں جا سکتی۔ ہاں خاوند اگر ظلم کرے تو قاضی کے پاس وہ شکایت پیش کر سکتی ہے لیکن اگر خاوند اس میں روک ڈالے اور گھر سے باہر نہ نکلنے دے تو پھر وہ گھر سے بلا اجازت باہر نکل سکتی ہے مگر اس کا فرض ہے کہ جلدی ہی مقدمہ قاضی کے سامنے پیش کر دے تا قاضی دیکھ لے کہ آیا اس کے باہر نکلنے کی کافی وجوہ ہیں یا نہیں۔ پھر وہ اس کو خواہ باہر رہنے کی اجازت دیدے یا گھر میں واپس لوٹنے کا حکم دے۔ پس اگر خاوند ظلم کرتا ہو اور حقوق میں روک ڈالتا ہو اور قضاء میں جانے نہ دے تو پھر عورت بلا اجازت شوہر باہر نکل سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ قلیل ترین عرصہ میں وہ اس کے خلاف آواز اٹھائے مثلاً ۲۴ گھنٹے کے اندر یا اگر مقدمہ عدالت میں ہو تو جتنا عرصہ درخواست کے دینے میں عموماً لگتا ہے۔

ہمارے ملک میں یہ بالکل غلط طریق رائج ہے کہ عورت خاوند سے لڑ کر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی ہے اور وہاں بیٹھی رہتی ہے۔ والدین اس کی ناحق طرفداری کرتے ہیں اور فساد بڑھتا ہے دونوں کا معاملہ شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء - جلد ۱۴ نمبر ۸۳ صفحہ ۵)

سوال: پیارے حضور دنیا بھر میں جماعت کے اتنے زیادہ لوگ ہیں پھر بھی یہ حیرت کی بات ہے کے پیارے حضور! آپکو بہت سارے لوگوں کی باتیں اور انکے نام وغیرہ بھی یاد ہیں۔ ہم خُدام کو بھی کوئی نصیحت فرمائیں جس طرح ہم اپنی بھی یاد داشت آپکی طرح اتنی اچھی رکھیں جب ہم بڑے ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔۔

جس سے تعلق ہے وہ یاد رہتا ہے۔ جو میرا تم سے تعلق ہے اس لیے تم یاد رہتے ہو تم بھی آپس میں تعلق پیدا کرلو تو تم بھی یاد رکھو گے۔ اگر آپکے ایک دوسرے سے اچھا تعلق ہے ۔ اپنے بھائی کو یاد رکھتے ہو نہ، تو اسی طرح اپنے بھائیوں کو یاد رکھو تو تمہیں یاد رہے گا۔ یہ تو آپس کے تعلق کی بات ہے۔

سوال: میں نمازوں کی پابندی کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کی کوشش کرتا ہوں لیکن بعض اوقات باقاعدگی برقرار رکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں میری رہنمائی فرمائیں کے میں ہمت نہ ہارنے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے کیا کرسکتا ہوں۔؟

حضور انور نے فرمایا:

کھانا کھانے میں مشکل نہیں ہوتی؟

اسکول جانے میں مشکل نہیں پڑتی؟

صبح اٹھ کے جاتے ہو نہ؟ تیار ہوتے ہو نہ سات بجے؟ جب جانا ہوتا ہے ۸ بجے اسکول پہونچنا ہوتا ہے۔ اور اگر فاصلہ ہے travel کر کے جانا ہے بس میں تو چھ بجے اٹھ جاتے ہو اٹھتے ہو نہ؟

خادم نے اثبات میں جواب دیا۔ اسکے بعد حضور انور نے فرمایا سردیوں میں تو چھ بجے اٹھ کے نماز پڑھ سکتا ہے آدمی آرام سے کوئی مسئلہ نہیں۔

حضور: یہ یقین ہے ایمان ہے کہ اللہ ہے؟

خادم: جی رکھتا ہوں۔

حضور: رکھتے ہو۔ تو اللہ تعالی کہتا ہے اگر مجھ پے یقین ہے تو یہ یہ میری باتیں ہیں اسکو مانو۔ اللہ کے حق ادا کرنے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں اللہ کو کیا ضرورت ہے۔ اللہ کہتا ہے میں نے جن وانس کو عبادت کے لیے پیدا کیا تو اللہ کو عبادت کرانے کا شوق تھا۔ اللہ نے آگے جواب دے دیا۔ کہ مجھے اپنی عبادت کرانے کا شوق نہیں ہے اور نہ مجھے پرواہ ہے تم میری عبادت کرو یا نہ کرو یہ تو تمہاری بہتری کے لیے کر رہا ہوں تم کرو گے تو تمہیں reward دونگا کیونکہ میں نے جنت اور دوزخ بنائی ہے اگر اچھے کام کرو گے تو تمہیں reward ملے گا جنت میں جاؤگے برے کام کروگے سزا ملے گی۔ تو یہ خوف اگر دل میں ہو کے اللہ ہے اور ہم نے اس کی خاطر ہر کام کرنا ہے تو پھر انسان نمازیں بھی پڑھیگا۔ اگر یہ خواہش ہو کہ میں نے پتہ کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے اور اسکے حکم کیا ہیں تو پھر قرآنِ کریم بھی پڑھو گے اور قرآن کریم پڑھ کے تمہیں عربی میں سمجھ نہیں آتی اس لیے اُسکی translation پڑھوگے ۔ translation پڑھ کے بھی بعض باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی پھر اُسکی commentary پڑھو گے۔ پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا بھی پتہ لگ جائے گا۔ جب یہ شوق پیدا ہوگا جس طرح پڑھائی میں شوق پیدا ہوتا ہے۔ کونسے subjects ہیں تمہارا interest کیا ہے؟

خادم: IT۔

حضور: اب IT ہے تم کہتے ہو کمپیوٹر پے بیٹھ کے میں کام کرتا رہوں تو کوئی interest ہے نا ہی interest develop کرو قرآن کریم کی تعلیم کے لیے۔ کم از کم ایک گھنٹہ تو پڑھو نہ۔ تا کہ پتہ لگے۔ بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ بڑے بڑے سوال کرتے ہیں۔ دیکھا ہے میں نے دس دس سال کے بچے گیارہ سال کے نہیں ہوئے بائبل کو قرآن کو compare کرنے لگ گئے ہیں۔ مجھ سے ایسے سوال کرتے ہیں بعض بچے۔ خود پڑھ کے یہ نہیں کسی نے بتایا ہے انکو میں نے خود دیکھا ہے انکو خود پڑھتے ہیں بائبل بھی پڑھی قرآن بھی پڑھا۔ بائبل میں یہ چیز جو ہے یہ تو contradict کر رہی ہے اُسکی باتوں سے۔ قرآن یہ کہتا ہے یہ زیادہ صحیح کہتا ہے اور یہ تو interest develop کرنے کی بات ہے۔ جب جو preferences ہیں انکو دیکھنے کی بات ہے کیا ہماری preferences ہیں۔ اگر صرف یہی ہے کہ میں IT کرنی تو میں IT میں بیٹھا رہوں سارا دن۔ میں نماز بھول جاؤں تو فائدہ کوئی نہیں۔ وقت دو۔ یہ میرا پڑھائی کا وقت ہے۔ یہ میری عبادت کا وقت ہے۔ نمازوں کا یہ نماز پڑھنی ہے میں نے۔ اتنا وقت میں نے قرآن کریم پڑھنے کو دینا ہے یا literature پڑھنا جس سے مجھے قرآن سمجھ آئے۔ یہ میرا پڑھائی کا وقت ہے یہ میں نے دینا ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں سے چھ سات گھنٹے سوتے ہو چار پانچ گھنٹے اسکول میں جاتے ہو۔ دو تین گھنٹے travel وغیرہ میں چلا جاتا ہے۔ ایک دو گھنٹے کھیلتے بھی ہو گے کوئی گیم تو یہ ۱۴،۱۵،۱۶ گھنٹے بنتے ہیں ۱۸ گھنٹے بھی بن جائیں تو کچھ گھنٹے بچتے ہیں تو دیکھو ہماری نمازوں کا وقت بھی ہے اور علم حاصل کرنے کا وقت ہے اسکو divide کرنا ہو گا۔ شوق پیدا کرو اور وہ شوق تب پیدا ہو گا جب اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہو جائے۔ خوف بھی ہو گا اُسکی کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا میرے سے سوال کہ دنیا تو بہت کمالی تو نے IT میں تو بڑا perfection حاصل کر لیا اور کوئی میرے بارے میں بھی کچھ سوچا کبھی۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے تو جب یہ سوچو گے اللہ کے بارے۔ اس سوچ سے کام کرو گے تو پھر آپ کو پتہ لگ جائیگا کس طرح قابو پانا ہے ان مشکلات پے۔

(this week with huzoor 16 May 2025)

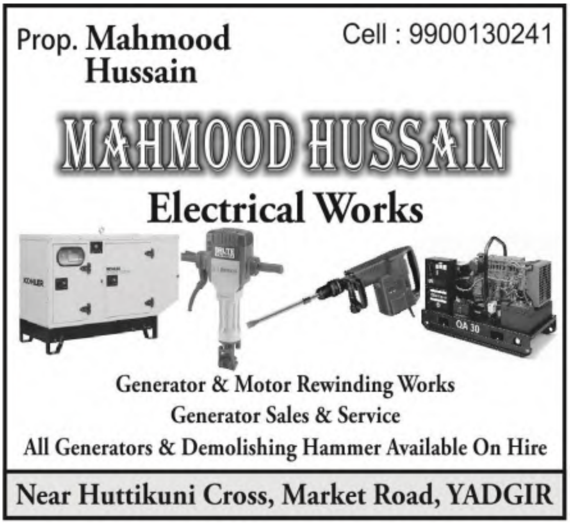

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

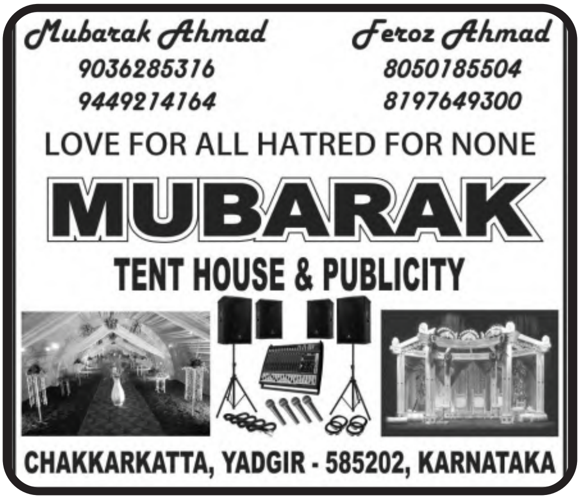
Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

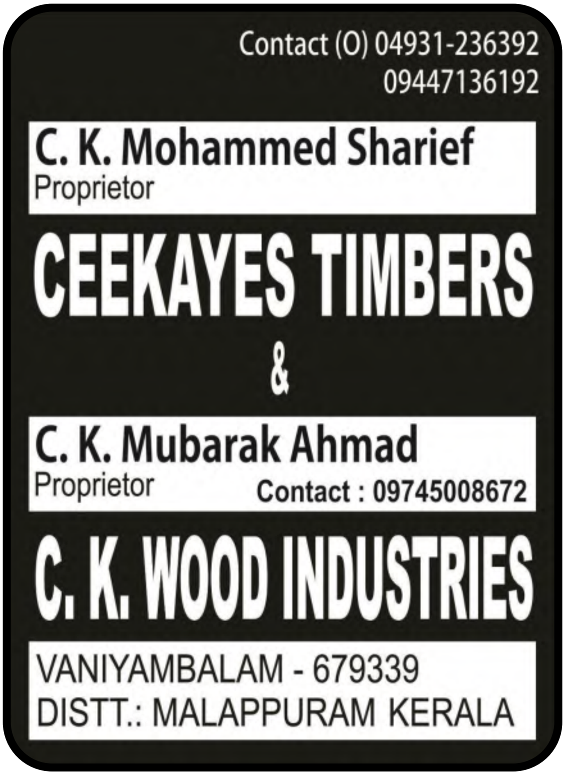
Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

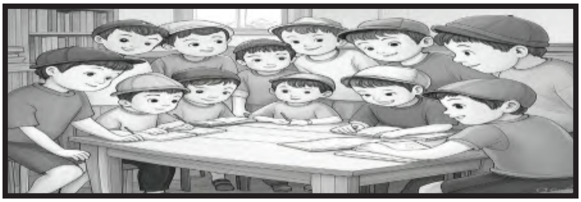

بزم اطفال

سوشل میڈیا اور ہماری ذمہ داریاں

آج کا دور سوشل میڈیا کا دور ہے۔ فیس بک، انسٹاگرام، یوٹیوب، واٹس ایپ، اور دیگر پلیٹ فارمز نے دنیا کو ہماری انگلیوں کی پور پر لا کھڑا کیا ہے۔ بچے، جوان، بوڑھے، سب ہی کسی نہ کسی شکل میں اس سے وابستہ ہیں۔ لیکن کیا ہم جانتے ہیں کہ سوشل میڈیا کا صحیح استعمال کیا ہے؟ اور بطور ایک احمدی بچے ہماری اس بارے میں کیا ذمہ داریاں ہیں؟

سوشل میڈیا کے فائدے

سوشل میڈیا علم حاصل کرنے، دینی ویڈیوز دیکھنے، خلفاء کے خطبات سننے، جماعتی خبریں معلوم کرنے، اور اپنے خیالات کو مثبت انداز میں دوسروں تک پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر ہم اسے نیک مقصد کے لیے استعمال کریں تو یہ ایک بہترین ذریعہ بن سکتا ہے۔

احتیاط کی ضرورت

لیکن سوشل میڈیا پر بہت سا غلط مواد بھی موجود ہے۔ فضول ویڈیوز، جھوٹ، غیبت، وقت کا ضیاع، اور دوسروں کو نیچا دکھانے والی پوسٹس، یہ سب ایمان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم سوشل میڈیا پر صرف وہی چیز دیکھیں، سنیں یا شیئر کریں جو اسلام اور ہماری تربیت کے مطابق ہو۔

بطور احمدی بچے ہمارا کردار

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بارہا نصیحت فرما چکے ہیں کہ احمدی بچے اپنی پہچان اور عزت کی حفاظت کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ:

- غیر ضروری ویڈیوز یا گیمز پر وقت ضائع نہ کریں۔
- نازیبا یا غیر اخلاقی مواد سے دور رہیں۔
- اپنے والدین کی اجازت سے اور ان کی نگرانی میں سوشل میڈیا استعمال کریں۔
- خلفاء کے خطابات، جماعتی ویڈیوز اور تربیتی مواد کو ترجیح دیں۔
- خود بھی اچھی پوسٹس بنائیں جو دوسروں کے لیے نفع بخش ہوں۔

آخر میں ایک پیغام

سوشل میڈیا ایک طاقت ہے۔ اسے یا تو ہم اپنی دنیا و دین سنوارنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، یا اسکے غلط استعمال سے اپنا وقت اور ایمان دونوں برباد ہو سکتے ہیں۔ آیئے ہم سب یہ عہد کریں کہ سوشل میڈیا کو نیکی، علم اور تبلیغ کے لیے استعمال کریں گے۔

سوشل میڈیا تمہاری شخصیت کا آئینہ ہے، اسے صاف اور روشن رکھو!

Health & Fitness Corner

Smart Fitness for Busy Lives

In today's fast-paced world, making time for fitness can feel like a luxury. With deadlines, meetings, studies, and responsibilities piling up, many people think staying fit means hours at the gym. But here's the good news: you don't need a gym membership or long workouts to stay healthy. What you need is smart fitness.

Enter micro workouts—short, intense sessions lasting just 5 to 10 minutes. These can be done anywhere, anytime. Doing 3–4 rounds of squats, push-ups, planks, or even jumping jacks between tasks adds up. Over a day, that's 20–30 minutes of exercise—enough to improve strength, stamina, and metabolism. Studies show even short workouts can be as effective as longer ones, if done consistently and with intensity.

Nutrition matters too. Instead of chasing expensive "superfoods," focus on simple, whole foods. Eat more fruits, vegetables, lentils, whole grains, and nuts. Avoid ultra-processed snacks and sugar-loaded drinks. And stay hydrated—especially in hot climates. Dehydration causes fatigue, headaches, and poor concentration. Keep a water bottle handy and sip throughout the day.

Sleep is another pillar of health that's often ignored. It's during deep sleep that your body repairs muscles, balances hormones, and boosts immunity. A consistent 7–8 hours of sleep can have a bigger impact on your health than the best diet or workout.

Finally, include a 10-minute walk each morning or evening—preferably without screens. This simple habit boosts creativity, reduces stress, and improves mood. Combine light movement with mindfulness for real inside-out wellness.

Remember: fitness is not about big, exhausting routines. It's about small, smart choices repeated daily. Start where you are, use what you have, and build momentum—one step at a time.

References

1. Gibala, M. & McGee, S. "HIIT: A Little Pain for a Lot of Gain." Journal of Physiology, 2008.

2. Harvard T.H. Chan School of Public Health. Healthy Eating Plate.

3. Walker, M. Why We Sleep. Scribner, 2017.

4. Oppezzo, M. & Schwartz, D. "Walking and Creative Thinking." Journal of Experimental Psychology, 2014.

Zonal Youm-e-Khilafat Programme
Kulgam Zone A–Asnoor Kashmir

Alhamdulillah, the Zonal Youm-e-Khilafat Programme of Majlis Khuddamul Ahmadiyya – Kashmir Zone A was successfully observed as a week-long series of events, culminating in a grand concluding session on 3rd June 2025 at Masjid Ahmadiyya, Asnoor. A total of 276 members, including Khuddam, Atfal, and Ansar, participated with great enthusiasm and zeal.

Leading up to the final day, various sports competitions were held across the Zone, fostering a spirit of brotherhood, physical fitness, and healthy competition among the youth. These energetic and engaging activities laid a vibrant foundation for the main programme.

May Allah the Almighty bless this humble effort and enable us all to remain ever-devoted to the sacred institution of Khilafat. Ameen.

Successful Zilla Ijtema Held in Warangal District

Alhamdulillah, the Zilla Ijtema of Majlis Khuddamul Ahmadiyya Warangal was successfully organized at Pasargonda Jamaat from 31st May to 1st June 2025.

The first day of the Ijtema featured various sports competitions that were met with great enthusiasm and participation. On the second day, Ilmi Muqabalas (educational competitions) were conducted, reflecting the spiritual and academic interests of the participants.

A special highlight of the Ijtema was the evening program held at 7 PM on 31st May, which included inspirational speeches and tarbiyyati sessions.

The Ijtema was graced by the presence of local dignitaries of Pasargonda village, who were deeply impressed by the discipline of the participants and the overall organization of the event. They particularly praised the sports and educational competitions conducted during the Ijtema.

The event concluded with prayers and heartfelt gratitude to Allah Almighty for enabling the successful completion of the Ijtema. May such efforts continue to serve as a source of Tabligh, Tarbiyyat, and unity in the future. Ameen.

Sports Meet Organised By Majlis Atfal-ul- Ahmadiyya Kakkanad Kerala

On 17th May 2025, Majlis Atfalul Ahmadiyya Kakkanad, Kerala organized a Sports Meet from 6:00 AM to 8:00 AM. The event began after Fajr prayer and Dars, followed by tea and snacks.

A total of 14 Atfal participated enthusiastically in various sports activities that aimed to promote physical fitness, discipline, and brotherhood among the youth. The meet was well-organized and reflected the Atfal's strong commitment to achieving a balanced growth of both body and soul.

May Allah bless all participants and organizers – Ameen.

Kullu Jameea Program and Waqar-e-Amal Inspire Brotherhood and Service in Nasirabad Kashmir

On 12 May 2025, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Nasirabad successfully organized a spiritually uplifting Kullu Jameea (كلوا جميعا) program, which witnessed enthusiastic participation from Khuddam. The gathering fostered brotherhood and spiritual reflection.

Following the session, a Waqar-e-Amal was held at Mohallah Darul Uloom, where Khuddam dedicated themselves to cleanliness and community service. The local residents warmly appreciated the efforts.

6th Zillai Ijtema Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal-ul-Ahmadiyya Held in Bangalore

By the grace of Allah, the 6th Zillai Ijtema for Khuddam and Atfal was held from 23rd to 25th May 2025 at Masjid Ahmadiyya, Wilson Garden, Bangalore, with participants from Bangalore, Shimoga, and Chitradurga. The event included Ilmi Muqablajaat, sports, special sessions, and a live speech from Hazrat Khalifatul Masih Anwar (atba). The Ijtema concluded successfully with a closing address and silent prayer. Alhamdulillah, it was a great success with large attendance.

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

Spiritual Training and Tabligh Ijlas Unites Khuddam and Atfal in Odisha

By the grace of Allah Almighty, a combined Tarbiyati and Tabligh Ijlas was held on 22nd May 2025 in Manikagoda, Odisha, bringing together members of Majlis Khuddamul Ahmadiyya and Atfalul Ahmadiyya. The Ijlas was organized with the aim of nurturing moral and spiritual values among the youth and encouraging active involvement in the blessed work of Tabligh.

The programme commenced with the recitation of the Holy Qur'an, followed by a series of short speeches and interactive sessions focusing on key aspects of personal development, the importance of obedience to Khilafat, and practical approaches to spreading the message of Islam Ahmadiyyat. Participants engaged actively in discussions, reflecting a sincere desire to improve spiritually and to become effective ambassadors of true Islam.

Special emphasis was placed on the role of the youth in upholding Islamic values and taking responsibility for the propagation of the message of the Promised Messiah (as). The Ijlas concluded with silent prayer and a collective pledge by the attendees to strive towards higher moral standards and a deeper commitment to Tabligh.

Faith-Inspiring Youm-e-Walidein Jalsa Held in Yadgir Emphasizing the Honour of Parents

By the grace of Allah, on 18th May 2025, after Maghrib prayers, Jamat Ahmadiyya Yadgir organized a Jalsa in remembrance of Youm-e-Walidein (Parents' Day). The event was held under the supervision of Zila Qaid Yadgir. Atfal and their parents were also present, and the gathering highlighted the importance of honoring and serving parents in light of Islamic teachings. It was a very faith-inspiring event that left a deep spiritual impact on the attendees.

Blue Light Hazards

1. Digital Eye Strain

Symptoms: Dry eyes, blurred vision, headaches, and difficulty focusing.

Cause: Prolonged exposure to screens emitting high-energy visible (HEV) blue light.

2. Sleep Disruption

How it Happens: Blue light affects melatonin production, the hormone that regulates sleep.

Result: Exposure to screens before bedtime can delay sleep and reduce sleep quality.

3. Retinal Damage

Theory: Excessive exposure to blue light might damage retinal cells over time.

Concern: Could contribute to age-related macular degeneration (AMD).

4. Circadian Rhythm Disruption

Impact: Overexposure to blue light—especially at night—can confuse your internal biological clock, leading to fatigue, mood changes, and other health issues.

Who is Most at Risk?

- Children and teenagers (they tend to hold screens closer).
- People who spend 6+ hours daily on digital devices.
- Night shift workers or those exposed to artificial light at night.

How to Protect Yourself

1. Follow the 20-20-20 Rule:

Every 20 minutes, look at something 20 feet away for 20 seconds.

2. Use Blue Light Filters or Glasses:

Apps, screen settings, or physical screen protectors can reduce blue light exposure.

3. Limit Screen Time Before Bed:

Stop using digital devices at least 1–2 hours before sleeping.

4. Adjust Lighting:

Use dim, warm-colored lighting in the evening.

5. Regular Eye Check-ups:

Especially important for people using screens heavily or with vision issues.

References

1. American Academy of Ophthalmology. (n.d.). Blue light and your eyes. https://www.aao.org/eye-health/tips-prevention/should-you-be-worried-about-blue-light

2. Harvard Health Publishing. (2012). Blue light has a dark side. Harvard Medical School. https://www.health.harvard.edu/staying-healthy/blue-light-has-a-dark-side

3. Figueiro, M. G. (2018). Light-emitting diodes (LED) in modern life: Melatonin suppression and sleep disorders. National Center for Biotechnology Information. https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC6288536/

4. Ghamari, M., & Khoshbin, A. (2019). The effect of blue light on sleep quality. Journal of Biomedical Physics & Engineering, 510–505 ,(5)9. https://jbpe.sums.ac.ir/article_45689.html

5. Apple Inc. (n.d.). Use Night Shift on your Mac. Apple Support. https://support.apple.com/en-us/HT207513

6. Google. (n.d.). Digital Wellbeing tools. https://wellbeing.google/tools/

religion brought by the Holy Prophet (sa). Allah the Exalted has declared falsehood to be filth, commanding us to avoid it: [‘Shun therefore the abomination of idols, and shun all words of untruth.’ (Surah al-Hajj, Ch. 22: V. 31)]. Here, falsehood has been equated with idolatry.”

(Malfuzat [1984], Vol. 8, p. 349).

In this light, the concept of Dajjal (the Antichrist) gains deeper meaning. The Promised Messiah (as) identified Dajjal as a force of global deception—whether ideological, political, or technological—that spreads falsehood and leads people away from truth and righteousness. In today’s age of misinformation, disinformation, fake news, and algorithmic manipulation, this interpretation is startlingly relevant. Islam doesn’t just condemn falsehood—it also provides a clear framework for combating it via following three-step formula:

- **Verify information:** Believers are commanded to confirm the truth of any news before acting on it in the commandment “O ye who believe! if an unrighteous person brings you any news, ascertain [the correctness of the report] fully, lest you harm a people in ignorance, and then become repentant for what you have done.”

(Surah al-Hujurat, Ch.49: V.7)

- **Avoid rumour-mongering:** Spreading unverified claims causes unnecessary harm and discord and thus needs to be shunned.
- **Uphold justice and truth:** This must be followed even if it goes against personal or familial interests as the Holy Quran says “O ye who believe! be strict in observing justice, [and be] witnesses for Allah, even though it be against yourselves or [against] parents and kindred.” (Surah An-Nisa, Ch. 4: V.136)

In short, in today’s digital age, the ethical use of technology and media literacy is crucial. Islam urges critical thinking, responsible sharing, and awareness of biases as tools for truth preservation. By applying these principles, individuals can resist becoming unwitting agents of falsehood.

Recently, His Holiness Khalifat Ul Masih V (ab) made a pointed reference to the responsible use of social media that sums up all we need as an action item from this article “it must also be borne in mind that through social media or the internet in general, electronic media and messages, people freely express their opinions and say whatever they please, which results in greater harm than benefit. They express that which they themselves desire. Ahmadis should abstain from doing so, because these expressions give greater harm than benefit. If they wish to express anything, then it should be a message of peace and harmony. Towards the end of his life, the Promised Messiah (as) wrote A Message of Peace in which he expressed that there should be peace and harmony. This is what every Ahmadi should strive for. May Allah protect all the innocent.”

(Friday Sermon Summary by Review of Religions, 9th May, 2025)

on the platform.

This erosion of trust is especially concerning in a context where over %70 of Indians now prefer online sources for news, and nearly half rely on social media platforms like YouTube (%54) and WhatsApp (48%) as primary news outlets, according to the Reuters Institute for the Study of Journalism's 2024 Digital News Report. A point in order here, The Digital News Report 2024 stands as the world's most authoritative study on global news consumption patterns. Compiled through over 94,000 interviews, in-depth conversations, and focus groups across 47 countries, this report captures insights from markets that together represent more than half of the world's population. Its scale and depth make it an essential barometer of how people engage with news in the digital age—revealing trends that shape public opinion, trust, and the spread of information worldwide.

So in this turbulent digital landscape, misinformation spreads faster than truth, often triggering confusion, panic, and division. The authentic data from various credible sources reveals that the misinformation pandemic is not merely a technological challenge but a profound ethical crisis—one that demands a return to values rooted in truth, accountability, and discernment. And in this regard, the timeless teachings of Islam offer a beacon of guidance—a framework for navigating the digital world with integrity, clarity, and responsibility.

The Islamic Framework
Panacea for Fake News

Islam places truthfulness at the heart of faith and morality, declaring it a divine command and the bedrock of all virtues. The Holy Qur'an explicitly instructs believers to be with the truthful "O ye who believe! fear Allah and be with the truthful." (Surah at-Taubah, Ch.9: V.119), while warning against the dangers of falsehood. Truth is not only a social ideal in Islam—it is a spiritual necessity that leads to righteousness and proximity to God. The Holy Prophet Muhammad (sa) repeatedly underscored the severe consequences of lying. For example, at one place he says "Falsehood leads to wickedness [al-fujur], and wickedness leads to the Fire, and a man may keep on telling lies till he is written before Allah, a liar." (Sahih al-Bukhari, Kitab al-adab, Hadith 6094). Those who persist in lying are branded as liars before Allah, highlighting how untruthfulness taints the soul and alienates one from divine mercy.

The Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (as), built on this teaching, stated once "Today, the state of the world has become very precarious. From every aspect and in every form, one can observe falsehood: false witnesses are being produced, false cases are being filed, and false certificates are being fabricated. When people speak on certain matters, they twist the truth [to suit their narrative]. Now, one should ask those who do not recognise the need for this Jamaat whether this was the

Fighting Fake News and Digital Deception Islamic Teachings for the Social Media Age

Dr Mohsin Ilahi Nasirabad Kashmir

From AI-generated lies to viral hoaxes, the digital age has turned misinformation into a global epidemic. According to the World Economic Forum›s 2025 report this sobering global epidemic is not merely speculative—it is affirmed by the World Economic Forum's(WEF) Global Risks Report 2025, which ranks the spread of false information as the highest short-term risk facing humanity. Defined by the WEF as events capable of disrupting vast populations, economies, and ecosystems, these risks are no longer confined to the margins. The proliferation of AI-generated content, algorithm-driven echo chambers, and deepening societal polarization have blurred the lines between truth and falsehood. In such a world, discerning reality is no longer instinctive—it's a challenge. As manipulated narratives flood our screens, the urgent need for moral clarity, critical media literacy, and ethical guidance has never been more pressing.

In the Indian context, according to a national survey by Lokniti-Centre for the Study of Developing Societies (CSDS) titled "Media in India: Access, Practices, Concerns and Effects," (https://lokniti.org/content/Media-In-India-Access-Practices-Concerns-and-Effects) shows nearly half of all active internet and social media users in India admitted to encountering false information online at some point. This revelation is not merely anecdotal; it is backed by data showing that a significant proportion of users have been misled by fake news, often sharing or forwarding such content unknowingly, only to later realize its inaccuracy.

The concern doesn't end with mere exposure. Around two-fifths of active users acknowledged having shared misinformation, indicating how easily falsehoods infiltrate our digital ecosystems. And this misinformation isn't just slipping through the cracks—21% of active internet users and 20% of social media users were highly concerned about receiving fake news. Alarmingly, even those who had never directly shared or fallen for fake news are waking up to the threat—44% of non-sharers and 39% of non-victims still expressed concern, reflecting a rising collective awareness of the digital misinformation crisis. This crisis is amplified by a sharp decline in public trust. Among X (formerly Twitter) users, 21% expressed very little trust and 12% complete distrust in the information they consume

5. Promote digital literacy

Teach people how to evaluate online information critically

6. Create awareness campaign

Spread awareness about verifying news

Stay safe on social media

A guide to mindful use

Because of the addiction of social media, we failed to realise the purpose of our creation. Huzoor-e-Anwar (aba) said: "Evils of these days include television and internet. You can observe this in most homes that the eldest to the youngest are not offering Fajr salat on time as they were either watching TV or were online on the Internet until late"

Regarding the effect of social media in modesty, Huzoor-e-Anwar (aba) said: "Immodesty and indecency have also changed the standards of modesty in some apparently decent Ahmadi household. In the name of progress, such (vulgar) things are discussed and such (vulgar) actions are taken, which are not permissible for any decent human, even if they are husband and wife"

As a conclusion, I humbly pray Allah the Almighty to grant us the ability to enhance our capacity for gaining knowledge and to serve the Jama'at by making the best use of modern innovations. Ameen

Refrences

Ahmad, M. B.-u.-D. (1949). The Holy Quran with English Translation and Commentary (2018 ed., Vol. 5). Pakistan: Islam International Publications Limited.

Ahmad, M. B.-u.-D. (1949). The Holy Quran with English Translation and Commentary (2018 ed., Vol. 3). Pakistan: Islam International Publications Limited.

Banerjee, A., & Neesa Haque, M. (2018, December). Is Fake News Real in India? Journal of Content Community and Communication, 8. doi:10.31620/JCCC.12.18/09

Social Media: A selection of addresses by Hazrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifathul Masih V (may Allah be his Helper). (2018). UK: Islam International Publication Limited.

person brings you any news, investigate it fully, lest you harm a people in ignorance, and then be repentant for what you have done" (Surah Al-Hujurat, 49:7)

This verse underlines the importance of investigation of truth.

And Allah the Almighty says,

"And follow not that of which thou hast no knowledge. Verily, the ear and the eye and the heart—all these shall be called to account." (Surah Al-Isra, 17:37)

Hadhrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad (ra), while explaining this verse says that

"Muslims are enjoined to steer clear of all these forms of suspicion. They are the enemy of all cordial social relations."

And he further states that

"The verse draws attention to the fact that it is not only human life and property which are sacred and inviolable; human honour also is sacrosanct and an attack upon it also will have to be accounted for. A person will be called to account for having listened to anything about another person which he had no right to do. Similarly, he will be brought to book for having seen something which he should not have seen. And so will he be punished for harbouring in his mind evil thoughts about other people. We are told that our impressions and opinions should not be based on mere hearsay and surmise but on sure knowledge."

How can we deal with the fake news and misguidance in social media?

Dealing with fake news and misguidance on social media requires a combination of individual vigilance, platform accountability, anf public education.

To protect oneself:

1. Seek knowledge from authentic sources.

Follow scholars who are well-known for their piety and scholarship, and avoid self-proclaimed experts or influencers who have no grounding in their field of knowledge.

2. Verify content before sharing.

Always cross check information with trusted news outlets or fact-checking sites.

3. Look for source

Reliable posts usually cite credible sources. Be skeptical of posts without them.

4. Report misinformation

Most platform have options to flag false or misleading content.

Fake News and Misguidance on Social Media: Guidance in the Light of Islamic Teachings

Mohammad Ali Jinnah Talha Professor Jamia Ahmadiyya Qadian

Social media has emerged as one of the most important platforms for community involvement, communication, and information sharing in the digital age. But despite all of its advantages, it has also grown to be a significant source of false information, deception, and misguidance. Social values, mental health, and societal harmony are all seriously threatened by this flood of false information and fake news. From an Islamic standpoint, it is essential to treat such occurrences responsibly, wisely, and cautiously.

The Reality of Fake News and Misguidance

False or misleading material that is presented as news, frequently with the intention of misleading, is referred to as fake news. Such information propagates so quickly that it causes confusion, incites anger, harms reputations, and occasionally sparks actual violence.

In a research article (Banerjee & Neesa Haque, 2018) mentioned that

"Fake news is a problem but in a populated country like India it can almost turn deadly."

They further added

"Anti-religion messages are shared often through WhatsApp and Facebook without even reading those. There are at times that National News Channels have even shared these views without checking its authenticity and later on retracted those."

For example, "An alleged Facebook post that was offensive to a particular religion led to large scale violence, arson and communal tension in Basirhat town in West Bengal in 2017. Social media post by a 17 year old boy lead to violence and rioting and ask whether political parties are contributing to escalating tensions instead of helping curb the tension."

(Banerjee & Neesa Haque, 2018)

Islamic Teachings on Truthfulness and Verification

In Islam, telling the truth and checking information before acting upon it are highly valued. The Almighty Allah states in the Qur'an:

"O ye who believe! if an unrighteous

"Each one of you should regularly recite the Holy Quran, for it is a spiritual light... and offer five daily Salat, preferably in congregation. This builds unity and strength."

In a world where social media promotes individualism, isolation, and vanity, Salat becomes a daily act of spiritual discipline, a reminder of humility, connection, and higher purpose.

Those who offer Salat regularly are reminded five times a day who they are and why they were created. They are less likely to chase empty likes, fake praises, and superficial identities.

The Qur'an teaches that true believers avoid 'lughv', meaning useless or vain pursuits. Scrolling through endless reels, indulging in gossip forums, comparing lives through curated photos — all these are modern-day lughv that devour time, energy, and morality.

(Message for Annual Ijtema Khuddam and Atfal-ul-Ahmadiyya, India, 10 October 2017)

"Misuse of the Internet and Social Media is becoming common,"

Huzoor (aba) noted:

"If a thing or act leads to harmful effects on the mind, then it is 'lughv' — and believers avoid it."

Both boys and girls, he said, must protect their modesty and intentions — lowering their gaze, guarding their thoughts, and steering clear from what corrupts the heart.

Yet, Huzoor (aba) never discouraged the righteous and purposeful use of media. In fact, he repeatedly urged Waqfeen-e-Nau to gain expertise in media and communication:

"We also require people with media and communication-related degrees... those who can present the true teachings of Islam to the world."

(Address at National Waqf-e-Nau Ijtema, 28 February 2016, Baitul Futuh Mosque, London)

As far as MTA International is concerned, Jama'at is expanding in the media space. Huzoor (aba) wants Ahmadis — especially the youth — to rise to the occasion, becoming journalists, broadcasters and communicators who shape narratives, not follow them blindly.

This transforms media from a trap into a tool — from a distraction into a platform for Tabligh and social service.

In Conclusion

Youth and social media — it's a paradox. It gives wings, but also leads to falls. It connects, but also isolates. It teaches, but also distracts. So, the key lies not in abandonment, but in awareness.

Be selective. Be mindful. And above all, be anchored in the values that Huzoor (aba) continues to guide us with — values drawn from the Qur'an, lived by the Prophet (sa), and revived by the Promised Messiah (as).

Let us not be youth whose phones are full and souls are empty.

May Allah protect us all from the subtle traps of the digital world and enable us to walk this modern path with the light of truth and the guidance of Khilafat.Ameen.

us silently from our purpose, our values, and sometimes even from our own selves.

For today's youth, social media presents itself as both a dazzling stage and a dangerous jungle. It is a classroom with no teacher, a spotlight with no direction, and a playground with no fences. The opportunities it brings are immense, but so are the traps it lays silently in our path.

A Double-Edged Sword

One cannot deny that social media has revolutionized access to knowledge, global conversations, and skill development. A teenager in Kashmir or Kerala can learn graphic design, study a new language or attend a university lecture — all from a small screen. We live in a time when, technologically, the impossible of yesterday has become the routine of today. Paradoxically, the greatest merit of social media is that it gave everyone a voice. And the greatest danger is also that it gave everyone a voice — without accountability, restraint, or responsibility.

During a Waaqifat-e-Nau class, when a young girl asked about using Facebook, Huzoor (aba) responded with heartfelt concern:

"I did not say that if you do not give it up, you will become a sinner. Instead, I said that it has more harms and very few benefits... Girls are easily fooled. Whoever showers praise on you, you will say no one is better, but if parents offer genuine advice, you say we have been educated in Germany while you have arrived from some village."

(Waaqifat-e-Nau Class, Germany, 08 October 2011 at Baitur Rasheed Mosque)

Huzoor (aba) elaborated how innocent interactions can spiral into dangerous exposure — where personal images travel from Hamburg to New York and Australia, manipulated and misused in ways that open doors to blackmail and shame. This isn't just about digital ethics; it's about safeguarding dignity, modesty and mental peace — especially for young girls and boys who are easily drawn by the glitter of attention.

Immorality on social media is not always explicit. Often, it wears the disguise of harmless fun, casual praise, or trendy entertainment. But behind that smiley emoji or heart-reacted post can lie a slow erosion of values.

In an address to Waqfeen-e-Nau, Huzoor (aba) said:

"A believer must stay far away from immoral and indecent programs shown on TV and the Internet... such things take people away from their faith."

Huzoor Anwar (aba) reminded the youth that the pledge of Waqf-e-Nau is not a cultural tag, it is a sacred bond, a declaration of lifelong devotion to faith. Immorality is not just sin; it distorts human nature, kills spiritual sensitivity, and breaks the bridge between the believer and Allah.

(Address at National Waqf-e-Nau Ijtema, 28 February 2016, Baitul Futuh Mosque, London)

In his message to Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya India, Huzoor (aba) stressed:

Youth and Social Media
Opportunity or a Deadly Trap?

Yawar Nazir Mir Korel Kashmir

As Ahmadis, we are truly blessed to be under the guidance of Khilafat. For us, the Khalifa of the time is both Hakam and Adal, and there is not a single aspect of life in which Huzoor[aba] has not provided clear and timely guidance to the community.

Recently, while scrolling through YouTube, I came across a video by a mubalig sahab whose name I am unable to recall, who made a striking observation. He mentioned that Khilafat-e-Khamsa and social media emerged around the same time. He beautifully described how Khilafat serves as a divine antidote to the digital virus that has gripped the world. This, indeed, reflects the unique beauty and relevance of Khilafat in our time.

In today's world, technology has reached its zenith—those things which were impossible some decades ago have now become a cakewalk. We witnessed the emergence of a scientific revolution that came from the West and, until the last century, swept the whole world. We saw the development of computers, television, mobile phones, and, last but not least, social media.

When we break down the term "Social Media," it emanates from its social dimension and its media component. Earlier, media was unidirectional, but now, because of social media, it is multidirectional, with complicated interactions. Social media has become a reality—it has affected every aspect of society. From familial relations to relatives, friends, and the broader community, everything has been impacted.

Earlier, when the mode of communication was simple, people were also simple and straightforward. But now, due to the multidirectional nature of communication with multiple interactions, things have gotten out of hand.

The greatest merit of social media is that it gave everyone a voice—and ironically, the greatest demerit of social media is that it gave everyone a voice. Social media stands as a grand case study before us. It has created social anarchy with direct implications on our moral, emotional, spiritual, physical, and educational well-being.

We are living in a world where the boundaries between reality and digital life are rapidly fading. The smartphone has become an extension of our hand, and social media — an uninvited yet dominant guest in our minds. It connects us instantly across continents, yet distances

Appealing for prayers, Huzoor (May Allah be his Helper) said: Considering the situation in some places in the world today, such as Pakistan, Bangladesh, Algeria, and some African countries where certain groups have taken control or launched attacks, and governments often comply with their demands out of fear, we need to pray that may Allah, grant us deliverance from these oppressors and take vengeance upon them. If we pray in this manner, Allah will surely bring about a great transformation.

The Promised Messiah (Peace be upon him) says that the closest path to attaining Allah's grace is through prayer. For a prayer to be perfect, it must contain heartfelt emotion, earnestness, and humility. We must devote special attention to our prayers. Let us strive to make this Ramadan one of accepted prayers and one that brings lasting spiritual transformation within ourselves. May Allah deliver us from all oppressors and enemies. Āmīn

IMPORTANT ANNOUNCEMENT

Annual Markazi Ijtema

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Majlis Ansarullah and Lajna Imaillah Bharat

With the approval of Hazrat Khalifatul Masih V (May Allah be his Helper), the Annual Central Ijtemas of the three auxiliary organizations—Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Majlis Ansarullah, and Lajna Imaillah Bharat — will, Insha'Allah, be held in Qadian Darul-Aman on the **24th, 25th, and 26th of October** (Friday, Saturday, and Sunday).

All members are requested to begin preparations and make travel arrangements from now for attending these blessed gatherings.

Jazakumullah.

Sadr Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

He proclaims, “Who is there to call upon Me, so I may respond to him? Who is there to ask of Me, so I may grant him? Who is there to seek My forgiveness, so that I may forgive him?” Huzoor (May Allah be his Helper) said that this is not limited to Ramadan; it is the general practice of Allah.

The Holy Prophet (May Allah’s blessings be upon him) says that if someone desires that his prayers be heard in times of difficulty, he should engage in abundant prayer during times of ease and prosperity. It is essential for us to establish a strong relationship with Allah.

The Holy Prophet (May Allah’s blessings be upon him) says that: “Allah says, I treat My servant according to his expectations of Me. When he remembers Me, I am with him. If he remembers Me in his heart, I remember him in My heart. If he mentions Me in a gathering. I mention him in a gathering far better than that. If he comes towards Me a handspan, I go towards him an arm’s length. If he comes towards Me an arm’s length, I go towards him two arm’s lengths. And if he comes to Me walking, I go to him running.”

Huzoor (May Allah be his Helper) said that Ahmadis should keep themselves engaged in the remembrance of Allah. All our actions and deeds should aim at bringing us closer to Him. The Holy Prophet (May Allah’s blessings be upon him) says that the Prophet Yunus offered this prayer while he was trapped in the belly of the fish:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ○ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

“There is no God but Thou, Holy art Thou. I have indeed been among the wrongdoers.”

Any Muslim who recites this prayer during times of difficulty, Allah will surely accept his prayer. Allah is merciful to His servants and Himself teaches them how to pray. The prayers found in the Holy Qur’an are there for us to recite, and Allah will surely accept them, provided that we are fulfilling our duty towards Him.

The Promised Messiah (Peace be upon him) says regarding this prayer that it teaches us an important lesson, that Allah can change destiny. Beseeching and supplicating and doing acts of charity-as seen in the instance of the people to whom the Prophet Yunus was sent can avert a punishment that has already been decreed. Those who pray, seek forgiveness, and give charity before trials descend are shown mercy by Allah and are saved from divine punishment.

Huzoor (May Allah be his Helper) said: I recently called attention to the importance of prayers and emphasized the need for Istighfar. The Promised Messiah (Peace be upon him) says that Istighfar is a shield. We should focus on it and offer it frequently. We should turn sincerely towards prayers and try to keep up these virtues even after Ramadan. If we do so, we will see how Allah rushes towards us and takes us into His embrace.

He continues to draw closer and closer to Allah and, consequently, Allah answers his prayers. This is what we should strive for in the month of Ramadan.

Allah has set down some conditions for the acceptance of prayers, the foremost of which is that one becomes His devoted servant, worship Him with sincerity, and recognize Him as the source of all power. One must not create false deities in any form, as this leads to Shirk. The most important point is to seek Allah's mercy and grace and to follow His commandments.

The Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) has, on numerous occasions, drawn our attention towards adhering to good deeds. The Promised Messiah (Peace be upon him) has also repeatedly emphasized this point. Most of the ten Conditions of Bai'at revolve around our obligations towards Allah and His creation. If we follow these teachings, Allah will surely become our guardian and friend and will hear our prayers.

The Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) has said that Allah listens to the prayers of those who do not show impatience and do not say, "I have prayed so much, but Allah does not listen." Such an attitude is disbelief and distances one from Allah.

The Promised Messiah (Peace be upon him) says that our relationship with Allah is akin to the relationship between two friends sometimes one friend accepts the wishes of the other, and at times he has his way. This is how Allah deals with His servants. While it may appear that a believer's prayer is rejected by Allah, in fact, it is for his own benefit.

The Promised Messiah (Peace be upon him) also says that when people ask about the evidence for the existence of Allah, the answer is that He is very near. There is no need for intricate reasoning, as the proof of His existence is clear and undeniable. It is found in the reality that when a person sincerely calls upon Him in prayer, He responds and grants glad tidings of success through revelations.

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

The Promised Messiah (Peace be upon him) says that in the verse:

'Who believe in the unseen' (2:4)

The word 'Unseen' is also one of the names of Allah. Hence, before every prayer, we should firmly believe in the existence of Allah and His countless attributes. When we move forward with such conviction, we will attain the true recognition of Allah.

Our attention to prayers should not be limited to Ramadan. By the grace of Allah, Ahmadis are already very mindful of prayers, but there is room for improvement. We should strive to make this Ramadan such that it raises the standards of our worship and draws us closer to Allah so that we become His devoted servants.

The Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) has said that Allah descends to the nearest heaven every night, and when the last third of the night is left,

Ramadhan: Faith, Prayers and Righteous Deeds

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 7th March 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

Huzoor (May Allah be his Helper) recited following verse of Surah Al-Baqarah:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

And when My servants ask thee about Me, say: I am near. I answer the prayer of the supplicant when he prays to Me. So they should hearken to Me and believe in Me, that they may follow the right way. (2:187)

Huzoor (May Allah be his Helper) said: With the arrival of Ramadän, people's hearts naturally incline towards worship. Since this is a month of great blessings, they feel more motivated to go to mosques for worship. It is a blessing from Allah that, at least during these sacred days, people remember their duty to turn to their Lord.

Allah says that, in the month of Ramadan, He closes the gates of Hell, puts Satan in chains, and opens the doors of Paradise. However, it is wrong to think that worship is only required in Ramadan. Allah has placed special emphasis on worship in this month so that it may become an enduring part of our lives. To worship only in Ramadan will not be of any value.

The Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) says, "Whoever stands in prayer during the nights of Ramadan, with faith and seeking its reward, will have his past sins forgiven." Allah is Most Forgiving; if we have made mistakes during the year, He grants us the opportunity to renew our pledge that we will fulfil the rights of His worship and act upon all the virtues He has commanded. If we do so, He will surely turn to us with compassion.

When Allah says in the verse:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي

"And when My servants ask thee about Me"

The word 'servants' refers to the lovers of Allah. Obviously, a true lover does not forget his love for eleven months and only expresses it during one month.

Throughout the Holy Qur'an, Allah repeatedly reminds us to fulfil our obligations towards Him and His creation. The Promised Messiah (Peace be upon him) says that the Holy Qur'an contains more than seven hundred commandments. When we recite the Holy Qur'an during Ramadan, we will naturally seek out these commandments, and having found them, we will try to act upon them. This is the hallmark of one who truly loves Allah.

Allah says that faith and righteous deeds go hand in hand. When a person truly believes in Allah and acts upon His commandments, Allah becomes his friend.

مجلس خدام الاحمدیہ وانصار اللہ کی طرف سے بنگلور میں بلڈ ڈونیشن ڈرائیو کا انعقاد

8 روزہ تربیتی اجلاس منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی اختتامی تقریب کا ایک منظر

مجلس اطفال الاحمدیہ آسنور کشمیر کی طرف سے ہفتہ اطفال کے انعقاد کی چند تصاویر

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ اُڈیشہ کی طرف سے تعلیمی کلاسز کا کامیاب انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ پالگھاٹ یرالہ کی طرف سے فیضِ عمر کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کی جانب سے Blood Donation Camp کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد اُدیشہ کی طرف سے جلسہ یوم والدین کا انعقاد

Volume 8 JUNE 2025 CE Issue 6

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Inside the Issue

Social Media

ADVANTAGES AND DISADVANTAGES

Published on 15th JUNE 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323Postal Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription:
$220 (20/Copy) By Air
$50 Weight : 40-100 gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com